سورة النساء

آیات ۱۵۰ - ۱۵۵

إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ
نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۙ ﴿١٥٠﴾ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿١٥١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ
رُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٥٢﴾ يَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ
سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ
اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى
سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٥٣﴾ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ
سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِى السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿١٥٤﴾ فَبِمَا
نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا
غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥٥﴾

سورة النساء

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے اجتماعیت کی اعلیٰ ترین شکل ریاست۔

خاندان کی مضبوطی کا دارومدار میاں بیوی، ماں باپ، اولاد، اقرباء، یتامیٰ کے حقوق کے تحفظ

ریاست کا استحکام۔ داخلی اور خارجی محاذ پر اتحاد و یکجہتی

منافقین ریاست کو کھوکھلا کرتے ہیں اہل کتاب کو اسلام کی دعوت اسلامی اجتماعت کے فرائض میں سے

آیات ۱-۴۳ اسلامی حسن معاشرت کے احکام

امتِ مسلمہ کو خطاب۔ احکام شریعت (عائلی، خاندانی حقوقِ یتامیٰ، وراثت، جنسی بے راہروی، نکاح، حقوقِ نسواں ...)

1

آیات ۴۴-۵۷ اہل کتاب کو خطاب

ان کو دعوت، ان کی گمراہی کا بیان، ان کی اوہام پرستی

نبی اکرم ﷺ پر ایمان نہ لانے کا انجام

2

آیات ۵۸-۵۹ رعایا اور حکومت کے حقوق و فرائض

حقِ امانت کی ادائیگی، عدل و انصاف کی پاسداری و بالادستی

اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اولوالامر کی اطاعت

3

آیات ۶۰-۱۱۵ نفاق اور جہاد کے مباحث

منافقین کی متضاد روش، انکا جہاد اور رسولؐ کی اطاعت سے گریز، انکی کفر سے ہمدردیاں، مسلمانوں کا ان سے معاملہ

4

آیات ۱۱۶-۱۳۴ بنی اسرائیل اور مشرکین سے خطاب

اولاد ابراہیم کی دونوں شاخوں کو توحید کی دعوت، ان کی گمراہی، ان کی خوش فہمیاں، استبدالِ قوم کی دھمکی

5

آیات ۱۳۵-۱۵۲

اسلام کا نظامِ عدل و قسط قائم کرنے کا حکم

نفاق سے بچنے کی تاکید، اہل نفاق کی خصوصیات

6

آیات ۱۵۳-۱۷۵ اہل کتاب (نصاریٰ) کو خطاب

یہود کو بھی خطاب، عیسائیوں کے عقیدے کی تصحیح (کہ وہ قتل نہیں ہوئے، عقیدۂ تثلیث کی مذمت، اسلام کی دعوت

7

آیات ۱۷۶- آیت کلالہ

قانونِ وراثت کی ایک ذیلی شق کی وضاحت

8

آیات ...150 - 155

رکوع ۲۱ ... (آیت ۱۵۰، ۱۵۱)

☜ تفریق بین الرُسل (کے دو پہلو)
☜ تفریق بین الرُسل کی دو مختلف جہات پر عمل کرنے والوں کے مختلف انجام

رکوع ۲۲ ... (آیت ۱۵۲ تا ۱۵۵)

☜ اہل کتاب (خصوصاً یہود پر) کو شدید تنبیہ
☜ ان کی نافرمانیوں اور سرکشیوں اور ان کے دیگر اجتماعی جرائم کے حوالے سے انہیں خطاب ۔ گویا سنبھلنے کا آخری موقع اور ایمان لانے کی دعوت

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُّفَرِّقُوا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ - بیشک جو لوگ انکار کرتے ہیں

بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ - اللہ کا اور اس کے رسولوں کا

أَرَادَ يُرِيْدُ ، إِرَادَةً — چاہنا، ارادہ کرنا — (IV)

وَيُرِيدُونَ - اور چاہتے ہیں

أَنْ يُّفَرِّقُوا - کہ وہ فرق کریں

بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ - اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان

وَيَقُولُونَ - اور وہ کہتے ہیں کہ

نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ - ہم ایمان لاتے ہیں کسی پر

وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ - اور انکار کرتے ہیں کسی کا

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا

وَّيُرِيْدُوْنَ - اور چاہتے ہیں

اَنْ يَّتَّخِذُوْا - کہ وہ بنائیں

يَتَّخِذُوْا اصل میں يَتَّخِذُوْن تھا، اَنْ کی وجہ سے نَ گر گیا

بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا - اس کے درمیان ایک راستہ

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ - (یہی) وہ لوگ ہیں جو کافر ہیں

حَقًّا - پکے (یقیناً)

وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ - اور ہم نے تیار کیا کافروں کے لیے

أعْتَدَ يُعتِدُ ، إعْتَادًا تیار کرنا

(ھ و ن)

عَذَابًا مُّهِيْنًا - ایک رسوا کرنے والا عذاب

أهَانَ يُهِين ، إهانةً رسوا کرنا، ذلیل کرنا (IV)

مُهِيْن رسوا کرنے والا (فاعل)

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَن يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ
نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَن يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ﴿١٥٠﴾ أُولَٰئِكَ هُمُ
الْكَافِرُونَ حَقًّا ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿١٥١﴾

جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں سے کفر کرتے ہیں، اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق کریں، اور کہتے ہیں کہ ہم کسی کو مانیں گے اور کسی کو نہ مانیں گے، اور کفر و ایمان کے بیچ میں ایک راہ نکالنے کا ارادہ رکھتے ہیں، وہ سب پکے کافر ہیں اور ایسے کافروں کے لیے ہم نے وہ سزا مہیا کر رکھی ہے جو انہیں ذلیل و خوار کر دینے والی ہو گی

There are those who disbelieve in Allah and His Messengers and seek to differentiate between Allah and His Messengers, and say: 'We believe in some and deny others, and seek to strike a way between the two. It is they, indeed they, who are, beyond all doubt, unbelievers; and for the unbelievers We have prepared a humiliating chastisement

محمد اقبال

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ

تفریق بین الرُسل کا عقیدہ

- رسولوں کے درمیان تفریق کے عقیدے میں اہل کتاب میں سے یہود اور عیسائی دونوں مبتلا ہیں
- یہودی، عیسیٰؑ سے پہلے انبیاء ورُسل پر ایمان رکھتے ہیں لیکن عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کی رسالتوں کا انکار کرتے ہیں، نصاریٰ عیسیٰؑ کو مانتے ہیں لیکن آپ ﷺ کی رسالت کو نہیں مانتے
- قرآن کریم نے ان دونوں کے موقف پر سخت گرفت کی اور انبیاء ورسل پر ایمان لانے کا جامع تصور پیش کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق کرنا بھی غلط ہے اور خود اللہ کے تمام رسولوں کے درمیان فرق کرکے بعض پر ایمان لانا اور بعض کا انکار کرنا بھی غلط ہے۔ اسلام میں ایمان لانے تقاضوں میں سے یہ لازمی تقاضا ہے کہ سب انبیاء ورُسل پر بلاامتیاز ایمان لایا جائے
- اس حقیقت کو قرآن میں متعدد مرتبہ بالکل واضح انداز میں بیان فرمایا گیا ہے، تمام انبیاء و رُسل قافلۂ ایمان میں قطار کی سی صورت میں جڑے ہوئے ہیں ان میں سے ایک کا نکار اس سلسلۂ ایمان کا نکار ہے لہٰذا ایسا کرنے والے سچے پکے کافر ہیں (اس سلسلے میں جو غلط فہمی لوگوں میں پائی جاتی ہے وہ دور کردی گئ)
- اللہ کا مطیع (مسلم) بن جانے کے بعد ایمان کے تقاضے اللہ کی صوابدید کی بجائے اپنی صوابدید سے پورا کرنے کا عمل اسلام میں قابلِ قبول نہیں - کسی کو ماننا اور کسی کو نہ ماننا تو گویا کفر اور ایمان کو اکٹھا کرنا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ

- وحدت ادیان کے پیروکار بھی اسی طریقے پر کام کرتے ہیں کہ انبیاء اور رسولوں کو درمیان سے نکال دیں کیونکہ اس سے لوگوں میں تفرقہ پیدا ہوتا ہے اس کے بعد تو تمام لوگ اللہ کو مانتے ہیں بس نام ہی مختلف ہیں لیکن سب اسی ایک ذات کو مانتے ہیں
- حالانکہ اللہ نے فرمایا، وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ (جو کوئی اسلام کے علاوہ دین لائیگا تو وہ قبول نہیں)
- تاریخ میں اس تصور سے جو سب سے بڑا فتنہ نمودار ہوا وہ متحدہ ہندوستان میں مغل بادشاہ جلال الدین اکبر کا " دینِ اکبری" تھا (جس میں آپ ﷺ کی رسالت کو نکال کر تمام ادیان کا ایک ملغوبہ بنایا گیا تھا)
- قریب تھا کہ ہندوستان میں حقیقی اسلام کا نام و نشان ناپید ہو جائے، اللہ تعالیٰ نے اس فتنے کی سرکوبی کے لیے ایک مجدد شیخ احمد سرہندی المعروف مجدد الف ثانی کو بھیجا جنھوں نے دینِ اسلام کی تجدید و حفاظت اوراحیائے شریعت کا وہ فریضہ انجام دیا جس سے وہ فتنہ اپنی موت آپ مر گیا

حاضِر ہُوا میں شیخِ مجددؒ کی لحَد پر وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلعِ انوار

گردن نہ جھُکی جس کی جہانگیر کے آگے جس کے نفَسِ گرم سے ہے گرمیِ احرار

وہ ہِند میں سرمایۂ ملّت کا نِگہباں اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

- موجودہ دور میں یہ فتنہ " گوہر شاہی فتنے " کی صورت میں ظہور پزیر ہوا ہے مغرب جسکی سرپرستی کر رہاہے ،اور بالکل حال ہی میں مصر میں نمودار ہونے والے " دین ابراہیم" فرقے کا تعلق بھی اسی فتنے سے

وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمۡ يُفَرِّقُوۡا بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ اُولٰۤٮِٕكَ سَوۡفَ يُؤۡتِيۡهِمۡ اُجُوۡرَهُمۡ‌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۠ ﴿۱۵۲﴾

وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا - اور جو لوگ ایمان لائے

بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ - اللہ پر اور اس کے رسولوں پر

وَلَمۡ يُفَرِّقُوۡا - اور انہوں نے فرق نہیں کیا

بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ - کسی ایک کے درمیان ان میں سے

اُولٰۤٮِٕكَ سَوۡفَ - وہ لوگ ہیں عنقریب

يُؤۡتِيۡهِمۡ اُجُوۡرَهُمۡ - وہ دے گا جن کو ان کے اجر

وَكَانَ اللّٰهُ - اور اللہ ہے

غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا - بے انتہا بخشنے والا بہت رحم کرنے والا

سَوۡفَ مستقبل کے معنوں کے لیے

آتَی يُؤْتِي ، إِيتَاءً دینا (IV)

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ لَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓىِٕكَ سَوْفَ
يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾ ع

اور وہ لوگ جو اللہ اور اس کے تمام رسولوں کو مانیں، اور اُن کے درمیان تفریق نہ کریں، اُن کو ہم ضرور اُن کے اجر عطا کریں گے، اور اللہ بڑا درگزر فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے

For those who believe in Allah and His Messengers, and do not differentiate between them, We shall certainly give them their reward. Allah is All-Forgiving, All-Compassionate

محمد اقبال

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓىِٕكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٥٢﴾

تفریق بین الرُسل کا دوسرا پہلو

- اس کے ایک پہلو کا ذکر گذشتہ آیت کریمہ میں ــ جو لوگ کچھ رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ کا انکار کرتے ہیں (۱) وہ پکے کافر ہیں ، (۲) ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہاں اُن کے لیے اہانت آمیز عذاب ہے
- اب اس کا دوسرا پہلو ــ اس آیت کریمہ میں :

جو لوگ اللہ تعالیٰ کو اپنا واحد معبود اور مالک تسلیم کرلیں، اور اس کے بھیجے ہوئے تمام رسولوں کی پیروی قبول کریں (ان سب پہ ایمان لائیں کہ یہ سب اللہ کی طرف سے برحق رسول تھے) یہی لوگ اپنے اعمال پر اجر کے مستحق ہیں، اور وہ جس درجہ کا عمل صالح کریں گے اسی درجہ کا اجر پائیں گے۔

اسلام میں اللہ اور رسولوں کے بارے میں عقائد کو ایک اکائی قرار دینے پر اتنا زور کیوں ؟

- اسلام کے تصور اِلٰہ میں عقیدہ توحید اساسی حیثیت کا حامل ہے، یہ عقیدہ اس کائنات کے اندر ایک مدیر و منتظم کے تصور کے ساتھ بھی لگا کھاتا ہے جو نہ تعدد کو قبول کرتا ہے اور نہ اس کے مقابلے میں کوئی دوسرا منتظم ہو سکتا ہے ، یہی تصور حیات اہل ایمان کو ایک متحد قافلے کی شکل دے سکتا ہے جو کفر کی صفوں اور حزب الشیطان کی پارٹی کے مقابلے میں، ایک جماعت کی شکل میں کھڑے ہوتے ہیں۔ رسولوں کو کسی بھی نظام حیات میں سے نکال کر (ان کی لائی ہدایات سے بے نیاز ہو کر) کوئی اجتماعیت وہ مقاصد کبھی حاصل نہیں کر سکتی جو افراد یا اقوام کے لیے اللہ نے مقرر فرمائے ہیں

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ - سوال کرتے ہیں آپ سے اہل کتاب

اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ - کہ آپ اتار لائیں ان پر

كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ - کوئی کتاب آسمان سے

فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى - تو وہ مانگ چکے ہیں موسیٰؑ سے

سَأَلَ يَسْأَلُ ، سُؤالاً سوال کرنا، مانگنا

اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ - اس سے زیادہ بڑی (چیز)

فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً - تو انہوں نے کہا دکھاؤ ہمیں اللہ کھلم کھلا

أَرَى يُرِي ، إراءةً
(IV) دکھانا

فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ - تو پکڑا ان کو آسمانی بجلی نے

صَاعِقة - بجلی کی کڑک (thunderbolt)

بِظُلْمِهِمْ - ان کے ظلم کے سبب سے

ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَ اٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾

ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ - پھر انہوں نے بنایا بچھڑے کو (الٰہ)

عِجل بچھڑا

مِنْۢ بَعْدِ - اس کے بعد

مَا جَآءَتْهُمُ - اس کے بعد کہ آئیں ان کے پاس

الْبَيِّنٰتُ - واضح (نشانیاں)

فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ - پھر ہم نے درگزر کیا اس سے

وَ اٰتَيْنَا مُوْسٰى - اور ہم نے دی موسیٰ (علیہ السلام) کو

سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا - واضح دلیل

مُبِین کھلم کھلا، واضح

سُلطان دلیل، حجت، غلبہ، اقتدار

اس سے مراد- اللہ کی طرف سے دی گئی شریعت اور قانون یا پھر معجزات اور حق و صداقت کو واضح کرنے والی نشانیاں

يَسۡـَٔلُكَ اَهۡلُ الۡكِتٰبِ اَنۡ تُنَزِّلَ عَلَيۡهِمۡ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدۡ سَاَلُوۡا مُوۡسٰٓى اَكۡبَرَ مِنۡ ذٰ لِكَ
فَقَالُوۡۤا اَرِنَا اللّٰهَ جَهۡرَةً فَاَخَذَتۡهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلۡمِهِمۡ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الۡعِجۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ
الۡبَيِّنٰتُ فَعَفَوۡنَا عَنۡ ذٰ لِكَ ۚ وَاٰتَيۡنَا مُوۡسٰى سُلۡطٰنًا مُّبِيۡنًا ﴿۱۵۳﴾

یہ اہلِ کتاب اگر آج تم سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ تم آسمان سے کوئی تحریر اُن پر نازل
کراؤ تو اِس سے بڑھ چڑھ کر مجرمانہ مطالبے یہ پہلے موسیٰؑ سے کر چکے ہیں اُس سے تو
انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں خدا کو علانیہ دکھا دو اور اِسی سرکشی کی وجہ سے یکایک اِن پر
بجلی ٹوٹ پڑی تھی پھر انہوں نے بچھڑے کو اپنا معبود بنا لیا، حالانکہ یہ کھلی کھلی نشانیاں
دیکھ چکے تھے اس پر بھی ہم نے اِن سے درگزر کیا ہم نے موسیٰؑ کو صریح فرمان عطا کیا

The People of the Book now ask of you to have a Book come down on them from heaven;181 indeed they asked of Moses even greater things than this, for they said: 'Make us see Allah with our own eyes' - whereupon the thunderbolt suddenly smote them for their wickedness.182 Then they took to worshipping the calf after clear signs had come to them.183 Still, We forgave them, and conferred a manifest commandment upon Moses,

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ

اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کو شدید تنبیہ

- یہ پورا (بائیسواں) رکوع یہود و نصاری کو شدید تنبیہ پر مشتمل ہے
- ان آیات میں تاریخ بنی اسرائیل کے جن واقعات کا حوالہ آیا ہے وہ سب سورۃ البقرہ میں آچکے ہیں، یہاں ان کا مقصد ان واقعات کی تفصیل بیان کرنا نہیں بلکہ یہودیوں کے جرائم کی ایک مختصر فہرست پیش کرنی مقصود ہے،
- مدینہ کے یہودی نبی اکرم ﷺ سے عجیب عجیب مطالبے کرتے تھے
- یہود کے ایک سردار کعب بن اشرف اور اس کے ساتھ ایک وفد نے آپ ﷺ کے پاس آکر یہ مطالبہ کیا کہ ہم آپ ﷺ پر ایمان لانے کے لیے تیار ہیں بس آپؐ ہمارا ایک چھوٹا سا مطالبہ پورا کردیں اور وہ یہ ہے کہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام پر لکھی ہوئی توراۃ آسمان سے نازل ہوئی تھی آپ بھی ایسی ہی کوئی کتاب اتروادیں جو مرتب اور مجلد شکل میں ہو — اس پر آپ ﷺ کو بہت تعجب ہوا تو یہ آیات نازل ہوئیں
- کہ یہود کے اس مطالبے سے آپ ﷺ کو متعجب نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ وہ تو اپنی قومی تاریخ اور قومی مزاج کے مطابق آپ ﷺ سے مطالبات کر رہے ہیں اور مزید بھی کریں گے، موسیٰ علیہ السلام سے تو وہ اللہ کو دیکھنے کا مطالبہ کرچکے ہیں (جو ان کے بس میں نہیں تھا)
- انہوں نے جب اس مطالبے پر اصرار کیا تو بجلی کے ایک کڑکے نے انھیں آدبوچا ، اور وہ سب بے ہوش ہو کر گر گئے اور سب مر گئے۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کی آہ وزاری اور بار بار دعاؤں سے اللہ نے انھیں دوبارہ زندہ فرمایا

ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَ اٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾

ناشکری اور احسان فراموشی کی ایک تابد مثال

- اللہ تعالیٰ نے اس قوم (بنی اسرائیل) کو موسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں اس وقت کی ایک عظیم الشان سلطنت اور قوت (فراعنہ مصر) کے پنجۂ استبداد سے غلامی سے چھڑایا
- اور یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہ تھا، اس کے لیے اللہ نے ایک اولوالعزم رسول مبعوث فرمایا، جس نے تاریخ کی بد ترین آمریت اور ظلم واستبداد کو چیلنج کیا اس رسول کو معجزوں اور اپنی تائید سے قوت اور جرأت بخشی جس نے لاکھوں افراد کو جو جانوروں کی سی زندگی گذار رہے تھے غلامی سے نجات دلا کر آزادی، حریت اور زندگی بخشی
- اللہ تعالیٰ کے اس عظیم احسان کو واقعہ ہوئے ابھی چند ہفتے ہی گذرے ہوں گے کہ جب موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے کوہِ طور پر بلایا تو اس احسان فراموش قوم جس کو اللہ کی قدرت اور اس کے فضل کی روشن ترین نشانیوں کا تجربہ اور مشاہدہ ہو چکنے کے بعد اللہ ہی کے آگے جھکنا چاہیے تھا، بچھڑے کو اپنا معبود بنا لیا (یہ اس قوم کی باطل پرستی کا کمال تھا)
- جب انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کی معیت میں اللہ تعالیٰ کے اتنے معجزے اپنے سامنے دیکھے اور پھر بھی ہر وقت مائل بہ کفر رہتے تھے تو آپ ﷺ کو اور اس عظیم معجزے قرآن کریم کو نہ ماننا کوئی اچھنبے کی بات نہیں، ان کی تاریخ مسلسل بد عہدیوں، سرکشیوں، بغاوتوں اور بداعمالیوں سے عبارت ہے جس کے سبب ان پر لعنت ہوئی

وَ رَفَعۡنَا فَوۡقَهُمُ الطُّوۡرَ بِمِيۡثَاقِهِمۡ وَ قُلۡنَا لَهُمُ ادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا وَّ قُلۡنَا لَهُمۡ لَا تَعۡدُوۡا فِی السَّبۡتِ وَ اَخَذۡنَا مِنۡهُمۡ مِّيۡثَاقًا غَلِيۡظًا ﴿۱۵۴﴾

وَ رَفَعۡنَا فَوۡقَهُمُ الطُّوۡرَ - اور ہم نے بلند کیا ان پر کوہِ طور کو

فَوق - اوپر

بِمِيۡثَاقِهِمۡ - ان کے پختہ عہد کے لیے

وَ قُلۡنَا لَهُمُ - اور ہم نے کہا ان سے

ادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا - داخل ہو دروازے میں سجدہ کی حالت میں

سُجَّدًا - ساجد کی جمع (سجدہ کرنے والے)

وَّ قُلۡنَا لَهُمۡ - اور ہم نے کہا ان سے

لَا تَعۡدُوۡا فِی السَّبۡتِ - تم حد سے مت بڑھو ہفتے کے دن میں

سَبۡت - چھٹی اور کام سے ہاتھ اٹھالینا

وَ اَخَذۡنَا مِنۡهُمۡ - اور ہم نے لیا ان سے

مِّيۡثَاقًا غَلِيۡظًا - ایک مضبوط عہد

غَلِيۡظ - سخت شدید (مضبوط)

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُلْنَا لَهُمْ
لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿١٥٤﴾

اور اِن لوگوں پر طور کو اٹھا کر اِن سے (اُس فرمان کی اطاعت کا) عہد لیا ہم
نے اِن کو حکم دیا کہ دروازے میں سجدہ ریز ہوتے ہوئے داخل ہوں ہم
نے اِن سے کہا کہ سبت کا قانون نہ توڑو اور اس پر اِن سے پختہ عہد لیا

And We raised the Mount high above them and took from them a covenant (to obey the commandment), and ordered them: 'Enter the gate in the state of prostration. And We said to them: 'Do not violate the law of the Sabbath', and took from them a firm covenant.

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾

فَبِمَا نَقْضِهِمْ - بسبب ان کا توڑنے کے (ان کی سزا ہے)

فَ سببیہ (Fa of cause)

مِّيْثَاقَهُمْ - اپنے عہد کو

نَقَضَ يَنقُضُ ، نقْضًا توڑنا

وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ - اور بسب ان کے انکار کے اللہ کی آیات سے

وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ - اور بسب ان کے قتلِ انبیاء کے

بِغَيْرِ حَقٍّ - کسی حق کے بغیر

انبیاء علیہ السلام کا قتل ہمیشہ ناحق ہے لیکن اس کے باوجود اللہ نے " بغیر حق " کا ذکر فرمایا جو اس طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ انبیاء علیہ السلام کے قاتل خود بھی اس کے ناجائز اور ناروا ہونے سے آگاہ تھے

وَّقَوْلِهِمْ - اور بسب ان کے کہنے کے

قُلُوْبُنَا غُلْفٌ - ہمارے دل غلافوں میں بند ہیں

غُلف ، اغلف کی جمع (ایسی چیز جو پردے اور حجاب میں لپٹی ہوئی ہو

فَبِمَا نَقۡضِهِمۡ مِّيۡثَاقَهُمۡ وَكُفۡرِهِمۡ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتۡلِهِمُ الۡاَنۡۢبِيَآءَ بِغَيۡرِ حَقٍّ وَّقَوۡلِهِمۡ قُلُوۡبُنَا غُلۡفٌ ؕ بَلۡ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيۡهَا بِكُفۡرِهِمۡ فَلَا يُؤۡمِنُوۡنَ اِلَّا قَلِيۡلًا ۙ ﴿۱۵۵﴾

بَلۡ - (ہرگز نہیں) بلکہ

طَبَعَ اللّٰهُ - چھاپ لگادی اللہ نے

عَلَيۡهَا - ان پر (یعنی دلوں پر)

بِكُفۡرِهِمۡ - بسبب ان کے کفر کے

فَلَا يُؤۡمِنُوۡنَ - پس یہ ایمان نہیں لائیں گے

اِلَّا قَلِيۡلًا - مگر تھوڑے سے

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَ كُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ قَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّ قَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾

آخر کار اِن کی عہد شکنی کی وجہ سے، اور اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا، اور متعدد پیغمبروں کو ناحق قتل کیا، اور یہاں تک کہا کہ ہمارے دل غلافوں میں محفوظ ہیں حالانکہ در حقیقت اِن کی باطل پرستی کے سبب سے اللہ نے اِن کے دلوں پر ٹھپہ لگا دیا ہے اور اسی وجہ سے یہ بہت کم ایمان لاتے ہیں

(They have incurred Allah's wrath) for their breaking the covenant, and their rejection of the signs of Allah, and for slaying Prophets without right, and for saying: 'Our hearts are wrapped up in covers -even though in fact Allah has sealed their hearts because of their unbelief, so that they scarcely believe

محمد اقبال

آیات ۱۵۳ تا ۱۵۵

- ان آیات میں بنی اسرائیل کی تاریخ کے چند اہم ترین واقعات کا مختصر حوالہ دیا گیا ہے
- مقصود یہ بتانا ہے کہ یہ وہ قوم ہے جس کے کے ریکارڈ پر اور جس کی تاریخ میں اللہ اور اس کے رسولوں کی ایسی اور ایسی نافرمانیاں، احسان فراموشی، حق کی مخالفت، انبیاء علیھم السلام کا قتلِ ناحق، بت پرستی، اللہ سے عہد شکنی اور معاصی پہ دیدہ دلیری قدم قدم پہ تحریر ہے
- یہاں جن جرائم کا حوالہ دیا گیا ہے وہ یہ ہیں :

← اللہ تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے آشکار دیکھنے کا بے جا مطالبہ (موسیٰ علیہ اسلام اور نبی اکرم ﷺ سے یہود کے بے جا مطالبات کی جڑ اور اصل وجہ عناد، ہٹ دھرمی اور بہانہ تراشی تھی)

آپ ﷺ سے بھی اب جو یہ اس کے مطالبات پیش کر رہے ہیں وہ حق کے متلاشی ہونے کی بنا پر نہیں بلکہ بہانہ تراشی، عناد و دشمنی اور حسد کی وجہ سے ہیں)

← اللہ کو دیکھنے کے مطالبے کے اصرار پر وہ ہلاک ہو گئے لیکن موسیٰ علیہ السلام کی مغفرت اور خصوصی التجا پر اللہ نے انہیں دوبارہ زندہ کر دیا اور انہیں معاف فرمایا

← اللہ کے احسانات کو فراموش کر کے اس کی عبادت کی بجائے گوسالہ پرستی شروع کر دی

← کوہ طور کو ان پر معلق کر کے ان سے کتاب و شریعت پر عہد و پیمان لینا

آیات ۱۵۳تا ۱۵۵

- یہ ایک نافرمان اور سر کش قوم تھی جو جو ڈرائے دھمکائے بغیر حق کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتے تھے، اللہ سے کیے گئے عہد و پیمان کو توڑنے کا سبب کوہ طور کو ان کے سروں پر بلند کرکے ان سے عہد لینا کا باعث بنا
- انہیں ایک خاص شہر (بیت المقدس یا اریحہ) میں داخلے کے وقت خضوع و خشوع اختیار کرنے کا حکم (سجدے کی کیفیت میں یعنی عاجزی اور خشوع و خضوع سے، نہ کہ تکبر اور نافرمانی سے)
- اللہ نے ہفتے کے دن (سبت) کو یہودیوں کیلیۓ رسمی چھٹی کے طور پر اعلان کیا اور اس کو عبادت کے لیے مخصوص کیا گیا
- ہفتے کے دن تجاوز نہ کرنے کا حکم - اس دن کوئی کام بھی نہ کرنے کا حکم حتیٰ کہ کھانا پکانا بھی
- بنی اسرائیل کی ایک خاص بستی کو سبت کے دن ان کا کاروبار (مچھلیاں پکڑنے) کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے یہود سے اپنے فرامین کے اجراء، احکام کے نفاذ اور اپنی حدود کی مراعات کرنے کا ان سے ٹھوس عہد و پیمان لیا تھا۔ (وَاَخَذۡنَا مِنۡهُمۡ مِّيۡثَاقًا غَلِيۡظًا)

- لیکن یہ قوم ایک عہد شکنی کرنے والی قوم ہے جنہوں نے انبیاء علیہ السلام کو قتل کیا، " دل پر دوں میں لپٹے ہوئے" کہہ کر انبیاء کی تعلیمات سے بے نیاز سمجھتے تھے- دراصل اللہ نے ان کی نافرمانی اور ان کے کفر کے سبب اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی (اس سبب یہ ایمان نہیں لائیں گے سوائے قلیل لوگوں کے)

آیات ...150 - 155

رکوع ۲۱ ... (آیت ۱۵۰، ۱۵۱)

- ☜ تفریق بین الرُسل (کے دو پہلو)
- ☜ تفریق بین الرُسل کی دو مختلف جہات پر عمل کرنے والوں کے مختلف انجام

رکوع ۲۲ ... (آیت ۱۵۲ تا ۱۵۵)

- ☜ اہل کتاب (خصوصاً یہود پر) کو شدید تنبیہ
- ☜ ان کی نافرمانیوں اور سرکشیوں اور ان کے دیگر اجتماعی جرائم کے حوالے سے انہیں خطاب ۔ گویا سنبھلنے کا آخری موقع اور ایمان لانے کی دعوت

For comments, suggestion and inputs:

email: m.eqbal@gmail.com

Phone/WhatsApp: +974 333 66 830